روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ہفتہ 15 فروری 2014ء 14 ربیع الثانی 1435 ہجری 15 تبلیغ 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 38

جوامع الکلم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا۔

مجھے جوامع الکلم عطا کئے گئے ہیں یعنی مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ طاقت اور حکمت عطا فرمائی ہے کہ میرا کلام باوجود مختصر ہونے کے وسیع ترین معانی کا حامل ہوتا ہے اور میرے منہ سے نکلے ہوئے چھوٹے چھوٹے کلمات بھی بڑے بڑے علوم کا خزانہ ہوتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد حدیث نمبر:812)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 12 فروری 2010ء میں فرمایا:

حضرت خلیفۃ المسیح الاول بیان فرماتے ہیں کہ وہاں (یعنی کشمیر میں) ایک بوڑھے آدمی تھے انہوں نے بہت سے علوم وفنون کی حدود یعنی تعریفیں یاد کر رکھی تھیں اور بڑے بڑے عالموں سے کسی علم کی تعریف دریافت کرتے۔ وہ جو کچھ بھی بیان کرتے یہ جو عالم صاحب تھے، یہ اس میں کوئی نہ کوئی نقص نکال دیتے۔ کیونکہ ان کو ہر چیز کی تعریف کے پختہ الفاظ یاد تھے۔ اس طرح ہر شخص پر اپنا رعب بٹھانے کی کوشش کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ ایک دن سرِ دربار مجھ سے دریافت کیا (راجہ کے دربار میں) کہ مولوی صاحب! حکمت کس کو کہتے ہیں؟ اس نے اپنی طرف سے ایسا سوال کیا کہ کوئی تعریف بتائیں گے تو مَیں غلطی نکالوں گا۔ تو حضرت خلیفہ اول کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا کہ شرک سے لے کر عام بداخلاقی سے بچنے کا نام حکمت ہے۔ وہ حیرت سے دریافت کرنے لگے کہ یہ تعریف حکمت کی کہاں لکھی ہے؟ تو خلیفہ اوّل فرماتے ہیں کہ میرے پاس دہلی کے حکیم تھے جو حافظ بھی تھے، بیٹھے ہوئے تھے۔ مَیں نے انہیں کہا کہ ان کو سورۃ بنی اسرائیل کے چوتھے رکوع کا ترجمہ سنا دو۔...... پھر تو وہ بہت حیرت زدہ ہوئے۔ (ماخوذ از حیات نور۔ صفحہ 174۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، ماخوذ از مرقاۃ الیقین صفحہ 253,254 مطبوعہ ربوہ)

عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ آپ کہیں لاہور تشریف لائے۔ (یہ پہلے کی بات ہے) ڈاکٹر محمد اقبال صاحب ان دنوں گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھتے تھے۔ کالج کے پروفیسر مسٹر آرنلڈ صاحب نے کہا کہ تثلیث کا مسئلہ کسی ایشیائی دماغ میں آ ہی نہیں سکتا۔ (یعنی یہ عیسائیوں کا مسئلہ ہے یہ تو کسی ایشیائی دماغ میں نہیں آ سکتا)۔ تو ڈاکٹر صاحب موصوف جو علامہ اقبال کہلائے، وہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی خدمت میں آئے اور پروفیسر کی یہ بات بتائی اور عرض کی کہ مَیں اس کا جواب کیا دوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ پروفیسر صاحب کو جا کر کہیں کہ اگر آپ کا یہ دعویٰ صحیح ہے تو حضرت مسیحؑ اور آپ کے حواری بھی اس مسئلے کو نہیں سمجھے ہوں گے کیونکہ وہ بھی ایشیائی تھے۔ یہ جواب سن کر پروفیسر صاحب ایسے خاموش ہوئے کہ گویا انہوں نے کبھی یہ دعویٰ کیا ہی نہیں۔ پھر آگے لکھا ہے کہ سنا گیا ہے کہ یورپ میں بھی ایک کانفرنس میں انہوں نے یہ اعتراض پیش کیا مگر وہاں سے بھی انہیں کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ (ماخوذ از حیات نور صفحہ 106-107۔ جدید ایڈیشن۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ از عبدالقادر (سابق سوداگرمل)

پھر ایک واقعہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک میں جبکہ پنجاب کے مختلف علاقوں میں طاعون کے حملے ہو رہے تھے میں (دعوت الی اللہ) کی غرض سے موضع گوٹریالہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات گیا اور وہاں ایک مخلص احمدی چوہدری سلطان عالم صاحب کے پاس چند دن رہا دوران قیام میں ہر رات مَیں ان کے مکان کی چھت پر چڑھ کر تقریریں کرتا رہا اور لوگوں کو احمدیت کے متعلق سمجھاتا رہا۔ چونکہ ان تقریروں میں اُن لوگوں کو طاعون وغیرہ کے عذابوں سے بھی ڈراتا رہا۔ اس لئے ایک دن صبح کے وقت اس گاؤں کے کچھ افراد میرے پاس آئے اور کہنے لگے آپ نے اپنی تقریروں میں مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کو طاعون وغیرہ سے بہت ڈرایا ہے۔ مگر آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ موضع گوٹریالہ بہت بلندی پر واقع ہے اور پھر اس کی فضا اور آب وہوا اتنی عمدہ ہے کہ یہاں وبائی جراثیم پہنچ ہی نہیں سکتے۔ تو مولوی صاحب کہتے ہیں مَیں نے ان کو کہا کہ یہ تو بالکل درست ہے۔ مگر آپ لوگ یہ بتائیں کہ مجھ سے پہلے کبھی کوئی احمدی اس گاؤں میں آیا ہے جس نے آپ کو دعوت الی اللہ کی ہو؟ گاؤں والوں نے کہا نہیں پہلے تو کوئی نہیں آیا۔ تو مولوی صاحب کہتے ہیں مَیں نے کہا یہی وجہ ہے کہ آپ کا گاؤں ابھی تک محفوظ ہے۔ اب آپ لوگوں کے انکار کے بعد بھی اگر یہ گاؤں خدا تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہا تو پھر مَیں سمجھوں گا کہ واقعی اس گاؤں کی عمدہ فضا خدا تعالیٰ کے ارشاد (بنی اسرائیل:16) کی وعید کو روک سکتی ہے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ہرگز عذاب نہیں بھیجتے جب تک کسی بستی میں رسول نہ بھیج دیں)۔ تو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ مَیں تو ان لوگوں کو یہ بات کہہ کر چلا آیا لیکن چند دن بعد ہی اس گاؤں میں چوہے مرنے شروع ہوگئے۔ پھر طاعون نے ایسا شدید حملہ کیا کہ اس گاؤں کے اکثر محلّے موت نے خالی کر دیئے اور کئی لوگ بھاگ کر دوسرے دیہات میں چلے گئے۔

(ماخوذ از حیات قدسی از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی صفحہ 136۔ جدید ایڈیشن۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

(الفضل 30 مارچ 2010ء)

داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات ربوہ

مدرسۃ الحفظ طالبات 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ میں داخلہ برائے سال 2014ء کیلئے درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 25 مئی 2014ء ہے۔

داخلہ کے خواہشمند والدین سے درخواست ہے کہ داخلہ کیلئے درخواست سادہ کاغذ پر بنام ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ بھجوائیں۔

1۔ نام، ولدیت، تاریخ پیدائش، ایڈریس مع ٹیلی فون نمبر

2۔ برتھ سرٹیفکیٹ

3۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (پرائمری پاس رزلٹ کارڈ نہ ہونے کی صورت میں سکول کا تصدیق نامہ) انٹرویو کے وقت اصل رزلٹ کارڈ ہمراہ لائیں۔

4۔ درخواست پر صدر صاحب/امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے۔

اہلیت:۔

ا۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2014ء تک اس کی عمر بارہ سال سے زائد نہ ہو۔

ب۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

ج۔ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

د۔ امیدوار کا حفظ قرآن کریم میں ذاتی شوق و دلچسپی ضروری ہے۔

تمام درخواستیں عائشہ دینیات اکیڈمی 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء میں جمع کروائیں۔ انٹرویو/ٹیسٹ 9,8 جون کو صبح 7:30 بجے ادارہ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی فائنل لسٹ 5 جون 2014ء کو دفتر نظارت تعلیم ربوہ اور مدرسۃ الحفظ طالبات میں لگائی جائے گی۔ تمام امیدواران انٹرویو کے لئے آنے سے قبل فائنل لسٹ میں اپنا نام چیک کر کے مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

باقی صفحہ 7 پر

خدا سے محبت اور آپس میں ہمدردی ظاہر کرو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے (۔) کو یہی تعلیم دی تھی۔ کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لیے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو، اتحاد نہ ہو۔ تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دُعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی ایسا ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو، تو فرشتہ کی تو منظور ہی ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔

میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ (-) (آل عمران: 104) یاد رکھو! تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو! جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اُس کا انجام اچھا نہیں۔

...... باہمی عداوت کا سبب کیا ہے۔ بخل ہے، رعونت ہے، خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔ ......ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا۔ جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں۔ جبتک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ میں کسی کے سبب سے اپنے اُوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو، وہ خشک ٹہنی ہے۔ اُس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے، مگر وہ اُس کو سرسبز نہیں کرسکتا، بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 336)

ہماری جماعت کو یہ نصیحت ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ وہ اس امر کو مدّ نظر رکھیں جو میں بیان کرتا ہوں۔ مجھے ہمیشہ اگر کوئی خیال آتا ہے، تو یہی آتا ہے کہ دنیا میں تو رشتے ناطے ہوتے ہیں۔ بعض ان میں سے خوبصورتی کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ بعض خاندان یا دولت کے لحاظ سے اور بعض طاقت کے لحاظ سے۔ لیکن جناب الٰہی کو ان امور کی پروا نہیں۔ اُس نے تو صاف طور پر فرما دیا...... ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزز و مکرم ہے جو متقی ہے۔'' (الحجرات: 14) اب جو جماعت اتقیاء ہے۔ خدا اُس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا۔ یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہو سکتے کہ متقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہیں۔ ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے اور چونکہ اس کا علم خدا کو ہے کہ کون اُس کے نزدیک متقی ہے۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو متقی ہے اور بدبخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 177)

''میں ایک بار پھر ان لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور وہ تعلق کوئی عام تعلق نہیں، بلکہ بہت زبردست تعلق ہے اور ایسا تعلق ہے کہ جس کا اثر (نہ صرف میری ذات تک) بلکہ اس ہستی تک پہنچتا ہے، جس نے مجھے بھی اس برگزیدہ انسان کاملؐ کی ذات تک پہنچایا ہے جو دنیا میں صداقت اور راستی کی روح لے کر آیا۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر ان باتوں کا اثر میری ہی ذات تک پہنچتا، تو مجھے کچھ بھی اندیشہ اور فکر نہ تھا اور نہ ان کی پروا تھی۔ مگر اس پر بس نہیں ہوتی۔ اس کا اثر ہمارے نبی کریم ﷺ اور خود خدائے تعالیٰ کی برگزیدہ ذات تک پہنچ جاتا ہے۔ پس ایسی صورت اور حالت میں تم خوب دھیان دے کر سن رکھو کہ اگر اس بشارت سے حصہ لینا چاہتے ہو اور اس کے مصداق ہونے کی آرزو رکھتے ہو اور اتنی بڑی کامیابی ...... کی سچی پیاس تمہارے اندر ہے، تو پھر اتنا ہی میں کہتا ہوں کہ یہ کامیابی اس وقت تک حاصل نہ ہوگی جب تک لوامہ کے درجہ سے گزر کر مطمئنہ کے مینار تک نہ پہنچ جاؤ۔

اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں کہتا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو مامور من اللہ ہے۔ پس اس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ۔ تا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر ابدی عذاب خرید لیتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 65)

نعت

مدحت کروں میں کس طرح اُس پر جمال کی
بالائے وہم شان ہے اس باکمال کی

وہ نور نور چہرہ، وہ سیرت خدا نما
پرچھائیں ہو بہو ہے رخِ ذوالجلال کی

اک تاجدارِ عظمتِ انساں وہی تو ہے
جس نے دلوں میں عظمتِ انساں بحال کی

اس ابرِ حسن و لطف نے دل کی زمین پر
فصلِ خزاں رسیدۂ ایماں نہال کی

اس کی دعا نے دشت کو گلزار کر دیا
کی جاوداں وہ ہستیٔ بے کس بلالؓ کی

جھڑتے ہوئے گلاب تھے اس گل فشاں کے بول
مہکی ہے بات بات میں خوشبو کمال کی

در پہ حضور آپ کے اک تشنہ لب فقیر
خیرات مانگتا ہے گھڑی اک وصال کی

ہے کاروانِ شوقِ زیارت مرا وجود
اشکوں کی پالکی میں ہے دلہن خیال کی

تجھ پہ خدا کا سایۂ رحمت رہے سدا
عظمت بلند ہو تری اور تیری آل کی

ضیاء اللہ مبشر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب

دین کو دنیا پر مقدم کرنے میں ہی دائمی زندگی ہے

جو دنیا ہی کے غلام ہو جاتے ہیں شیطان ان پر اپنا غلبہ اور قابو پا لیتا ہے

رب ذوالجلال قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

ترجمہ: جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے۔ جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے۔ اور سج دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔ (یہ زندگی) اس بارش کی مثال کی طرح ہے۔ جس کی روئیدگی کفار (کے دلوں) کو لبھاتی ہے۔ پس وہ تیزی سے بڑھتی ہے۔ پھر تو اسے زرد ہوتا ہوا دیکھتا ہے۔ پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب (مقدر) ہے نیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رضوان بھی جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا ایک عارضی سامان ہے۔''

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں دنیاوی زندگی کی حقیقت بیان فرمائی ہے کہ یہ زندگی بے حقیقت ہے۔ اصل زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے لئے سب کچھ تیاگ دینے میں ہے، اپنی ضرورتوں اور خواہشات پر اللہ کی رضا مقدم کرنے میں ہی دائمی زندگی ہے۔

(الحدید۔21)

صحیح بخاری میں حضرت علیؓ کا واقعہ ملتا ہے کہ کس طرح انہوں نے اپنی تکلیف پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کیا آنکھوں کی تکلیف کے باوجود اپنے آرام و سکون کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ وہ واقعہ کچھ اس طرح ہے۔ حضرت سلمہؓ بن اکوع روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ غزوۂ خیبر میں آنحضرت ﷺ سے پیچھے رہ گئے۔ ان کی آنکھوں میں آشوب تھا پھر کہنے لگے بھلا میں آنحضرت ﷺ کو چھوڑ دوں گا؟ (صرف آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے یہ نہیں ہوسکتا۔) اور نکل کھڑے ہوئے اور آنحضرت ﷺ سے جا ملے۔ جب وہ رات آئی جس کی صبح کو حضرت علیؓ نے خیبر فتح کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا۔ یا ایسا شخص جھنڈا سنبھالے گا۔ جس سے اللہ اور اس کا رسول دونوں محبت کرتے ہیں۔ یا وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے۔ اللہ اس کے ہاتھ پر خیبر کی فتح کرا دے گا۔ دوسرے دن کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ آن موجود ہوئے۔ صحابہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ان کے آنے کی امید نہ تھی۔ لوگوں نے کہا یہ حضرت علیؓ آپہنچے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں جھنڈا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر کو فتح دی۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد والیسر باب ما قیل فی الواء النبیؐ)

حضرت علیؓ کے اس واقعہ میں ہمارے لئے واضح سبق موجود ہے۔ کہ حضرت علیؓ نے آنکھوں کی تکلیف کے باوجود اپنے آرام و سکون پر خدمت دین کو ترجیح دی۔ اور جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کی تکلیف بھی دور کر دی۔ اور آپؓ کے ہاتھ پر خیبر کی فتح عطا کی یعنی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے نتیجہ میں شفاء بھی ملی اور کامیابی بھی عطا ہوئی۔

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی فرماتے ہیں۔

''یہ حالت انسان کے اندر پیدا ہو جانا آسان بات نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کو آمادہ ہو جاوے مگر صحابہؓ کی حالت بتاتی ہے کہ انہوں نے اس فرض کو ادا کیا جب انہیں حکم ہوا کہ اس راہ میں جان دے دو۔ پھر وہ دنیا کی طرف نہیں جھکے۔ پس یہ ضروری امر ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کر لو۔''

(ملفوظات جلد 4 ص 595)

پھر حضور فرماتے ہیں۔

''دیکھو دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک تو وہ (۔) قبول کر کے دنیا کے کاروبار اور تجارتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ شیطان ان کے سر پر سوار ہو جاتا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ تجارت کرنی منع ہے۔ نہیں۔ صحابہؓ تجارتیں بھی کرتے تھے مگر وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے انہوں نے اسلام قبول کیا تو اسلام کے متعلق سچا علم جو یقین سے ان کے دلوں کو لبریز کر دے انہوں نے حاصل کیا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ کسی میدان میں شیطان کے حملے سے نہیں ڈگمگائے۔ کوئی امر ان کو سچائی کے اظہار سے نہیں روک سکا۔

میرا مطلب اس سے صرف یہ ہے کہ جو بالکل دنیا ہی کے بندے اور غلام ہو جاتے ہیں گویا دنیا کے پرستار ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر شیطان اپنا غلبہ اور قابو پا لیتا ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو دین کی ترقی کی فکر میں ہو جاتے ہیں یہ وہ گروہ ہوتا ہے۔ جو حزب اللہ کہلاتا ہے اور جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم ص 142)

''میں سچ کہتا ہوں کہ اصل مراد تب ہی حاصل ہوتی ہے۔ جب سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو۔ اور درحقیقت دنیا پر دین کو مقدم کر دے۔ یاد رکھو مخلوق کو انسان دھوکہ دے سکتا ہے اور لوگ یہ دیکھ کر کہ پنجوقتہ نماز پڑھتا ہے یا اور نیکی کے کام کرتا ہے۔ دھوکہ کھا سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ دھوکہ نہیں کھا سکتا۔ اس لئے اعمال میں ایک خاص اخلاص ہونا چاہئے۔ یہی ایک چیز ہے جو اعمال میں صلاحیت اور خوبصورتی پیدا کرتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 5 ص 89)

پھر حضور فرماتے ہیں۔

''دین اور دنیا ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ سوائے اس حالت کے جب خدا چاہے تو کسی شخص کی فطرت کو ایسا سعید بنائے کہ وہ دنیا کے کاروبار میں پڑ کر بھی اپنے دین کو مقدم رکھے۔ ایسے شخص بھی دنیا میں ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص ہزار ہا روپیہ کے لین دین کرنے میں مصروف تھا۔ ایک ولی اللہ نے اس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین روپیہ کے خدا تعالیٰ سے ایک دم غافل نہ تھا۔ ایسے ہی آدمیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے...... (النور 38) کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہیں کرتی۔ اور انسان کا کمال بھی یہی ہے۔ کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے۔ وہ ٹٹو کس کام کا ہے جو بہ وقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے۔ اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے۔ وہ قابل تعریف نہیں۔ وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے۔ وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ (۔) میں رہبانیت نہیں ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں کو اور بال بچوں کو ترک کر دو۔ اور دنیوی کاروبار چھوڑ دو نہیں بلکہ ملازم کو چاہئے کہ وہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے۔ اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے۔''

(ملفوظات جلد 5 ص 162)

پھر حضور فرماتے ہیں

''دین کو دنیا پر مقدم رکھنا نہایت مشکل امر ہے۔ کہنے کو تو انسان کہہ لیتا ہے اور اقرار بھی کر لیتا ہے مگر اس کا پورا کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا اس طرح سے پہچانا جاتا ہے کہ جب انسان کا دنیوی مال میں نقصان ہو تو کس قدر درد اس کے دل کو پہنچتا ہے اور اس کے بالمقابل جب کسی دینی امر میں نقصان ہو جائے تو پھر کس قدر درد اس کے دل کو ہوتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اس شناخت کے واسطے اپنے دل کو ہی ترازو بنائے کہ دنیوی نقصان کے واسطے وہ کس قدر بے قرار ہوتا ہے اور چیختا چلاتا ہے اور پھر دینی نقصان کے وقت اس کا کیا حال ہوتا ہے؟ بد ہے وہ شخص جو دوسرے کو دھوکا دیتا ہے بدتر وہ ہے جو اپنے آپ کو بھی دھوکا دیتا ہے دین کو مقدم نہیں کرتا اور خیال کرتا ہے کہ میں دین کو مقدم کئے ہوئے ہوں۔ وہ سچے طور پر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار نہیں بنا اور ظن کرتا ہے کہ میں (۔) ہوں۔ جو شخص دوسرے پر ظلم کرتا ہے ممکن ہے وہ ظلم کر کے بھاگ جائے گا اور اس طرح اپنے آپ کو بچائے۔ مگر وہ جس نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ کہاں بھاگ کر جائے گا۔ اور اس ظلم کی سزا سے کس طرح بچ سکے گا۔ مبارک وہ جو دین کو اور خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر مقدم رکھتا ہے۔ کیونکہ خدا بھی اسے مقدم رکھتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 5 ص 235)

پھر حضور فرماتے ہیں

ہم یہ نہیں کہتے کہ زراعت والا زراعت کو اور تجارت والا تجارت کو، ملازمت والا ملازمت کو اور صنعت و حرفت والا اپنے کاروبار کو ترک کر دے۔ اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جائے۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ لا تلهيهم تجارة..... (النور۔38) والا معاملہ ہے۔ دست در کار و دل با یار والی بات ہو۔ تاجر اپنے کاروبار تجارت میں اور زمیندار اپنے امور زراعت میں اور بادشاہ اپنے تخت حکومت پر بیٹھ کر، غرض جو جس کام میں ہے۔ اپنے کاموں میں خدا کو نصب العین رکھے۔ اور اس کی عظمت اور جبروت کو پیش نظر رکھ کر اس کے احکام اور اوامر و نواہی کا لحاظ رکھتے ہوئے جو چاہے کرے۔ اللہ سے ڈر اور سب کچھ کر۔

(۔) کہاں ایسی تعلیم دیتا ہے کہ تم کاروبار چھوڑ کر لنگڑے لولوں کی طرح نکمے بیٹھے رہو۔ اور بجائے اس کے کہ اوروں کی خدمت کرو خود دوسروں پر بوجھ بنو۔ نہیں بلکہ سست ہونا گناہ ہے۔ بھلا ایسا آدمی پھر خدا اور اس کے دین کی کیا خدمت کر سکے گا۔ عیال و اطفال جو خدا نے اس کے ذمے لگائے ہیں ان کو کہاں سے کھلائے گا۔ پس یاد رکھو کہ خدا کا یہ ہرگز منشا نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کر دو۔ بلکہ اس کا جو منشا ہے وہ یہ ہے کہ قد افلح من زكها (الشمّس۔10) تجارت کرو، زراعت کرو، ملازمت کرو اور حرفت کرو۔ جو چاہو کرو۔ مگر نفس کو خدا تعالیٰ کی نافرمانی سے روکتے رہو۔ اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کر دیں۔ پھر جو تمہاری دنیا ہے یہی دین کے حکم میں آجاوے گی۔ انسان دنیا کے واسطے پیدا نہیں کیا گیا دل پاک ہو اور ہر وقت یہ لو اور تڑپ لگی ہوئی ہو کہ کسی طرح خدا خوش ہو جائے تو پھر دنیا بھی اس کے واسطے حلال ہے۔''

(ملفوظات جلد 5 ص 550)

پھر حضور فرماتے ہیں

بیعت کے وقت جو اقرار کیا جاتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اقرار خدا کے سامنے اقرار ہے اب چاہئے کہ اس پر موت تک خوب قائم

رہے۔ ورنہ سمجھ کہ بیعت نہیں کی۔ اور اگر قائم ہو گے تو اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں برکت دے گا اپنے اللہ کے منشاء کے مطابق پورا تقویٰ اختیار کرو۔ زمانہ نازل ہے قہر الٰہی نمودار ہو رہا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنالے گا وہ اپنی جان اور اپنی آل اولاد پر رحم کرے گا۔''

(ملفوظات جلد 3 ص 67-68)

''جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ میں تمام گناہوں سے بچوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ تو اس کے یہ معنے ہیں کہ اگرچہ مجھے اپنے بھائیوں، رشتہ داروں اور سب سے قطع تعلق ہی کرنا پڑے۔ مگر میں خدا تعالیٰ کو سب سے مقدم رکھوں گا۔ اور اسی کے لئے اپنے تعلقات چھوڑتا ہوں۔ ایسے لوگوں پر خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ کیونکہ انہیں کی توبہ دلی توبہ ہوتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 ص 219)

سیدنا حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں: ''لاالٰہ الا اللّٰہ کے کہنے میں ہم سب یہ اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود محبوب اور مطاع نہ ہوگا۔ اور کوئی غرض ومقصد اللہ تعالیٰ کے اس راہ میں روک نہ ہوگی۔ اس امام نے اس مطلب کو ایک اور رنگ میں ادا کیا ہے۔ کہ ہم سے یہ اقرار لیتا ہے ''دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔'' اب اس اقرار کو مدنظر رکھ کر اپنے عمل درآمد کو سوچ لو کہ کیا اللہ تعالیٰ کے احکام اور اوامر ونواہی مقدم ہیں یا دنیا کے اغراض ومطلب؟ اس اقرار کا منشاء یہ ہے کہ ساری جزائیں اللہ کے خوف کی اور حصول مطالب کی امید کی اللہ تعالیٰ کے سوا نہ رہیں یعنی خوف ہو تو اُسی سے۔ امید ہو تو اُسی سے! وہی معبود ہو۔ اسی کی عظمت وجبروت کا خوف ہو۔ جس سے اطاعت کا جوش پیدا ہو۔ ایسی اطاعت اور عبادت روح میں ایک تذلل اور انکساری پیدا کرے گی۔ جس سے سرور اور لذت پیدا ہوگی اور عملی زندگی کو قوت ملے گی۔''

(حقائق الفرقان جلد 4 ص 126، 127)

پھر حضور فرماتے ہیں:

''ہماری جماعت امام کے ہاتھ پر معاہدہ کرتی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ رنج میں راحت میں عُسر یُسر میں قدم آگے بڑھاؤں گا۔ بغاوت اور شرارت کی راہوں سے بچنے کا اقرار کرتا ہے۔ غرض ایک عظیم الشان معاہدہ ہوتا ہے پھر دیکھا جاوے کہ نفسانی اغراض اور دنیوی مقاصد کی طرف قدم بڑھاتا ہے یا دین کو مقدم کرتا ہے، عامہ مخلوقات کے ساتھ نیکی اور (۔) کے ساتھ خصوصاً نیکی کرتا ہے یا نہیں۔ ہر امر میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھے۔''

(حقائق الفرقان جلد 4 ص 289-290)

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی ایک شاندار اور عظیم وشان مثال امت مسلمہ میں ہمیں ملتی ہے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی بیان فرماتے ہیں کہ ''حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب عراق میں قادسیہ کے مقام پر جنگ جاری تھی تو کسریٰ میدان جنگ میں ہاتھی لایا۔ اونٹ ہاتھی سے ڈرتا ہے اس لئے وہ انہیں دیکھ کر بھاگتے تھے۔ اور اس طرح مسلمانوں کو بہت نقصان ہوا۔ اور بہت سے مسلمان مارے گئے۔ آخر ایک دن مسلمانوں نے فیصلہ کیا کہ خواہ کچھ ہو آج ہم میدان سے ہٹیں گے نہیں جب تک دشمن کو شکست نہ دے دیں۔

ایک عورت حضرت خنساءؓ اپنے چار بیٹوں کو لے کر میدان جنگ میں آئیں۔ اور ان کو مخاطب کر کے کہنے لگیں کہ پیارے بیٹو! تمہارے باپ نے اپنی زندگی میں ساری جائیداد تباہ کر دی تھی اور مجھے مجبور کیا کہ میں اپنے بھائی سے کہوں کہ وہ مجھے حصہ دے۔ چنانچہ میں اس کے پاس گئی اس نے میرا بڑا اعزاز کیا بڑی دعوت کی اور پھر اپنی جائیداد میں سے آدھی مجھے بانٹ دی۔ میں وہ لے کر چلی گئی تو تمہارے باپ سے میں نے کہا کہ اب تو آرام سے گزارہ کرو۔ مگر اس نے پھر اسے بھی برباد کر دیا اور پھر مجبور کر کے میرے بھائی کے پاس مجھے بھیجا۔ پھر میں اس کے پاس گئی اس نے پھر میرا اعزاز واحترام کیا اور پھر بقیہ میں سے مجھے آدھی جائیداد بانٹ دی مگر وہ بھی تمہارے باپ نے برباد کر دی۔ اور پھر مجھے مجبور کیا کہ اپنے بھائی سے جا کر حصہ لوں۔ چنانچہ میں پھر بھائی کے پاس گئی اور اس نے پھر بقیہ جائیداد بانٹ دی مگر وہ بھی تمہارے باپ نے برباد کر دی۔ اور پھر مجھے مجبور کیا کہ اپنے بھائی سے جا کر حصہ لوں۔ چنانچہ پھر میں بھائی کے پاس گئی اور اس نے پھر جائیداد بانٹ دی۔ مگر وہ بھی تمہارے باپ نے برباد کر دی۔ اور جب تمہارا باپ مرا تو اس نے کوئی جائیداد نہ چھوڑی۔ میں اس وقت جوان تھی۔ تمہارے باپ کی کوئی جائیداد نہ تھی پھر اپنی زندگی میں اس نے میرے ساتھ کوئی حسن سلوک بھی نہ کیا تھا۔ اور اگر عرب کے رسم ورواج کے مطابق میں بدکار ہو جاتی تو کوئی اعتراض کی بات نہ تھی مگر میں نے اپنی تمام عمر نیکی سے گزاری۔ اب کل فیصلہ کن جنگ ہونے والی ہے میرے تم پر بہت سے حقوق ہیں۔ کل کفر اور اسلام میں مقابلہ ہوگا۔ اگر تم فتح حاصل کئے بغیر واپس آئے تو میں خدا تعالیٰ کے حضور کہوں گی کہ میں ان کو اپنا کوئی بھی حق نہیں بخشتی۔ اس طرح اس نے اپنے چاروں بیٹوں کو جنگ میں تیار کر کے بھیج دیا۔ اور پھر گھبرا کر خود جنگل میں چلی گئی۔ اور وہاں تنہائی میں سجدہ میں گر کر اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے لگی اور دعا یہ کی کہ اے میرے خدا میں نے اپنے چاروں بیٹوں کو دین کی خاطر مرنے کے لئے بھیج دیا ہے لیکن تجھ میں یہ طاقت ہے کہ ان کو زندہ واپس لے آئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ مسلمانوں کو فتح بھی ہوگئی اور اس کے چاروں بیٹے بھی زندہ واپس آگئے۔''

(تفسیر کبیر جلد 7 ص 339)

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی برکتوں سے اللہ تعالیٰ نے اس ماں کو نوازا اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کو بھی ایسے جاں نثار مخلصین عطاء فرمائے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے رب ذوالجلال کی رضا کی خاطر اپنی عزیز جان تک قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتے ایک ایسے ہی باوفا فدائی کی عظیم الشان قربانی کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں

دیکھو مولوی عبداللطیف صاحب (۔) اسی بیعت کی وجہ سے پتھروں سے مارے گئے۔ ایک گھنٹہ تک برابر ان پر پتھر برسائے گئے۔ حتیٰ کہ ان کا جسم پتھروں میں چھپ گیا۔ مگر انہوں نے اُف تک نہ کی۔ ایک چیخ نہ ماری۔ بلکہ ان کو اس ظالمانہ کارروائی سے پیشتر تین بار خود امیر نے اس امر سے توبہ کرنے کے واسطے کہا اور وعدہ کیا کہ اگر تم توبہ کرو تو معاف کر دیا جاوے گا۔ اور پیشتر سے زیادہ عزت اور عہدہ عطا کیا جاوے گا۔ مگر وہ تھا کہ خدا کو مقدم کیا اور کسی دکھ کی جو خدا کے واسطے اُن پر آنے والا تھا پرواہ نہ کی۔ اور ثابت قدم رہ کر ایک نہایت عمدہ زندہ نمونہ اپنے کامل ایمان کا چھوڑ گئے۔ وہ بڑے فاضل، عالم اور محدث تھے۔ سنا ہے کہ جب ان کو پکڑ کر لے جانے لگے تو ان سے کہا گیا کہ اپنے بال بچوں سے مل لو ان کو دیکھ لو۔ مگر انہوں نے کہا کہ اب کچھ ضرورت نہیں۔ یہ ہے بیعت کی حقیقت اور غرض وغایت۔

(ملفوظات جلد 5 ص 457)

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں۔ اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں۔ تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے۔ اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ۔ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ ...... پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں ہے۔ میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو! خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔

(سیر روحانی ص 619-620)

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔ (آمین)

بقیہ صفحہ 6 مدرسہ احمدیہ سے جامعہ احمدیہ تک

طلباء کی جامعۃ المبشرین اور جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتی رہی لیکن پھر حالات ایسے ہوئے کہ ان کو پاکستان میں تعلیم کے حصول کے لئے ویزہ ملنے میں روک ڈال دی گئی اور خواہشمند طلبا ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے نہ آسکے۔ اس لئے لوکل مربیان کی تیاری کے لئے بیرون پاکستان جامعات احمدیہ کا قیام ضروری ہو گیا چنانچہ گھانا، انڈونیشیا، نائیجیریا، تنزانیہ، بنگلہ دیش، کینیڈا، جرمنی اور انگلستان میں جامعات احمدیہ قائم ہیں جہاں سے طلبہ دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اشاعت دین کے میدان میں بھیجے جا رہے ہیں۔ اساتذہ کی کمی اور ابتدائی حالت کی وجہ سے بعض جگہ تین سالہ کورس پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے تاہم جامعہ احمدیہ کینیڈا میں سات سالہ نصاب ہی رکھا گیا ہے اور جامعہ احمدیہ ربوہ کی طرح طلباء اشاعت دین کی غرض سے مکمل ٹریننگ حاصل کرتے ہیں۔

U.K میں جامعہ احمدیہ کا اجراء 28 ستمبر 2005ء سے ہو چکا ہے یکم اکتوبر 2005ء کو اس کا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے باقاعدہ افتتاح فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 2008ء میں جرمنی کے جامعہ احمدیہ نے بھی کام شروع کر دیا۔

سچی توبہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر اپنا فضل کیا ہے۔ یہ کسی نے بالکل سچ کہا ہے۔

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد
اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

کہ خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آجاؤ۔ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ۔ اور وہ سچی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے، اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں اور اس میں لا انتہا فضل وبرکات ہیں، مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے اور تائیدیں کرتا ہے۔''

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 234)

مکرم اقبال حیدر یوسفی صاحب

مدرسہ احمدیہ سے جامعہ احمدیہ تک کا سفر

حضرت مسیح موعود نے 15 ستمبر 1897ء کو جماعت کے نونہالوں کو دین حق کا مخلص خادم بنانے کی غرض سے قادیان میں ایک مثالی درسگاہ کے قیام کی بذریعہ اشتہار تحریک فرمائی چنانچہ حضور نے لکھا

’’اگرچہ ہم دن رات اس کام میں لگے ہوئے ہیں کہ لوگ اس سچے معبود پر ایمان لاویں جس پر ایمان لانے سے نور ملتا ہے۔ اور نجات حاصل ہوتی ہے لیکن اس مقصد تک پہنچانے کے لئے علاوہ ان طریقوں کے جو استعمال کئے جاتے ہیں۔ ایک اور طریق بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک مدرسہ قائم ہو کہ بچوں کی تعلیم میں ایسی کتابیں ضروری طور پر لازمی ٹھہرائی جائیں جن کے پڑھنے سے ان کو پتہ لگے کہ (دین) کیا شے ہے اور کیا کیا خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے اور جن لوگوں نے (دین) پر حملے کئے ہیں وہ حملے کیسے خیانت، جھوٹ اور بے ایمانی سے بھرے ہوئے ہیں...... میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر ایسی کتابیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے میں تالیف کروں گا بچوں کو پڑھائی گئیں تو (دین) کی خوبی آفتاب کی طرح چمک اٹھے گی۔ اور دوسرے مذاہب کے بطلان کا نقشہ ایسے طور سے دکھایا جائے گا جس سے ان کا باطل ہونا کھل جائے گا......

اس لئے میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بچوں کی تعلیم کے ذریعے سے (۔) روشنی کو ملک میں پھیلاؤں......سو میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بالفعل قادیان میں ایک مڈل سکول قائم کیا جائے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم، ص 159-160)

اس اہم تحریک کو عملی جامہ پہنانے عملہ مہیا کرنے اور مدرسہ کے انتظامی امور پر غور اور قواعد مرتب کرنے کی غرض سے حضرت اقدس کی ہدایت کے مطابق حضرت مولانا نور الدین صاحب بھیروی کی صدارت میں اس مدرسہ کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہوئی جس نے سفارش کی کہ مدرسہ یکم جنوری 1898ء کو کھول دیا جائے گا۔ مگر چونکہ یہ دن جلسہ سالانہ کے تھے۔ جس میں مہمان بکثرت آئے ہوئے تھے۔ اس لئے اس مدرسہ کا افتتاح 3 جنوری 1898ء کو ہوا۔

(رسالہ تعلیم الاسلام جلد اول، صفحہ 233-236)

اس مدرسہ تعلیم الاسلام کے اغراض و مقاصد کے بارہ میں حضرت اقدس نے ایک مرتبہ فرمایا۔

’’ہماری غرض مدرسہ کے اجراء سے محض یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جاوے مروجہ تعلیم کو اس لئے ساتھ رکھا ہے تا کہ یہ علوم خادم دین ہوں۔

(الحکم 10 دسمبر 1905ء صفحہ 2)

مدرسہ تعلیم الاسلام کی ابتداء پرائمری سکول کے طور پر ہوئی اور تھوڑے عرصہ میں یہ مڈل سکول بن گیا اور فروری 1900ء میں ہائی سکول بنا۔

(البدر 5 جون 1903ء)

اور اس کے 3 سال بعد ترقی دے کر کالج کا درجہ دے دیا گیا جو تعلیم الاسلام کالج کے نام سے موسوم ہوا تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح 28 مئی 1903ء کو ہوا یہ دو سال تک برابر کامیابی سے چلتا رہا۔ اس کے نتائج بھی عمدہ تھے مگر حکومت کی کڑی شرائط کے باعث اسے بند کر دینا پڑا۔

حضرت مسیح موعود بوجہ ناسازی طبع اس کالج کے افتتاح کے لئے تشریف نہ لا سکے تھے۔ اور حضور کا پیغام حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھ کر سنایا اور جلسہ افتتاح کی صدارت حضرت مولانا نورالدین صاحب نے کی جلسہ کے بعد اس کالج کے ڈائریکٹر حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں کامیابی سے اختتام ہونے کی اطلاع دی تو حضور نے تحریر فرمایا ’’رات سے مجھ کو دل کے مقام پر درد ہوتی تھی اس لئے حاضر نہیں ہو سکا۔ لیکن میں نے اس حالت میں بیت الدعا میں نماز میں کالج کے لئے بہت دعا کی غالباً آپ کا وہ وقت اور میری دعاؤں کا وقت ایک ہی ہوگا۔

(الحکم 24 جون 1903ء صفحہ 13 کالم 2)

مدرسہ تعلیم الاسلام کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ:

ہماری یہ غرض نہیں کہ ایف اے، بی اے پاس کر کے دنیا کی تلاش میں مارے مارے پھرو۔ ہمارے پیش نظر تو یہ امر ہے کہ ایسے لوگ خدمت دین کے لئے زندگی بسر کریں۔ اس لئے مدرسہ کو ضروری سمجھتا ہوں کہ شاید دینی خدمت کے لئے کام آ سکے۔

(الحکم 10 دسمبر 1905ء، صفحہ 5)

حضرت مسیح موعود نے اس صورتحال کا جائزہ لینے اور مزید اصلاحی قدم اٹھانے کے لئے بہت سے احباب بلا کر ان کے سامنے یہ امر پیش فرمایا۔

’’مدرسہ تعلیم الاسلام میں ایسی اصلاح ہونی چاہئے کہ یہاں سے واعظ اور علماء پیدا ہوں جو آئندہ ان لوگوں کے قائم مقام ہوں جو گزرتے چلے جاتے ہیں سب سوچو کہ اس مدرسہ کو ایسے رنگ میں رکھا جاوے کہ یہاں سے قرآن دان اور واعظ اور علماء پیدا ہوں جو دنیا کی ہدایت کا ذریعہ ہوں۔

(مکتوبات احمد، جلد 5 صفحہ 62)

اس مدرسہ نے آگے جا کر جامعہ احمدیہ کا روپ دھارنا تھا جس نے واقفین زندگی کو علم کے زیور سے آراستہ کرنا تھا اور ان کی تعلیم و تربیت کے لئے عظیم درسگاہ بننا تھا۔

1905ء میں جماعت کے کئی مقتدر بزرگ انتقال فرما گئے خصوصیت کے ساتھ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی جیسے بلند پایہ علماء اور خدام ملت بزرگوں کی مفارقت نے تو جماعت کو سوگوار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت حضرت اقدس کو الہاماً بتا دیا کہ ’’دو شہتیر ٹوٹ گئے‘‘ حضور نے ان کی وفات پر فرمایا۔

ہماری جماعت میں اچھے اچھے لوگ مرتے جاتے ہیں۔ چنانچہ مولوی عبدالکریم صاحب جو ایک مخلص آدمی تھے ایسے ہی اب مولوی برہان الدین صاحب جہلمی بھی فوت ہو گئے اور بھی بہت سے مولوی صاحبان اس جماعت میں فوت ہوئے مگر افسوس کہ جو مرتے ہیں ان کا جانشین کوئی ہم کو نظر نہیں آتا۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم، صفحہ 412)

مدرسہ تعلیم الاسلام 1898ء میں قادیان میں کھولا گیا تھا اس سے قبل صرف 2 سکول قادیان میں تھے۔ ایک سرکاری سکول جو پرائمری تک تھا۔ ایک آریہ سکول تھا جس میں اس سے اوپر کی کلاسز تھیں ان میں دین حق کے خلاف پروپیگنڈہ ہوتا تھا۔ اور بچوں کو الحاد اور مغربی تہذیب سے مرعوب کیا جاتا تھا چنانچہ حضرت مسیح موعود نے اپنا سکول کھولنے کا ارشاد فرمایا مگر اس سکول میں دنیاوی تعلیم ہی دی جاتی تھی۔

حضور نے اس مدرسہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

’’مجھے مدرسہ کی طرف دیکھ کر رنج ہی ہوتا ہے کہ جو کچھ ہم چاہتے تھے وہ بات اس سے حاصل نہیں ہوئی اگر یہاں سے نکل کر بھی طالب علم دنیا کے طالب ہی بننے تھے تو ہمیں اس کے قائم کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ہم تو چاہتے تھے کہ دین کے خادم پیدا ہوں۔‘‘

چنانچہ احباب کے مشورہ سے اسی مدرسہ میں جنوری 1906ء میں دینیات کی شاخ کھولی گئی ابتداء میں قاضی سید امیر حسین شاہ صاحب اور مولوی فضل دین صاحب، دو استاد مقرر ہوئے۔ اس کے بعد حضور کے زمانہ ہی میں مولوی سید سرور شاہ صاحب اس کے مدرس ہوئے شاخ دینیات میں پرائمری پاس طلباء شامل ہوتے اور دو سال تعلیم حاصل کرتے۔

حضرت مصلح موعود نے مدرسہ کا ابتدائی نقشہ یوں کھینچا ہے۔

صرف ایک عمارت تھی......اس وقت نہ بنچ تھے نہ کرسیاں نہ ڈیسک ہوتے تھے نہ میزیں صرف ٹاٹ ہوتے تھے وہ بھی ایلجن ملز کے بنے ہوئے نہیں ہوتے تھے بلکہ عام ٹاٹ جو چوہڑے چمار بنا کر بیچتے ہیں۔ وہ عرض میں اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ اگر کوئی معمولی جسم والا انسان بھی ان پر بیٹھے تو اس کا آدھا جسم نیچے ہو جاتا ہے جائے نماز استاد کی جگہ ہوتی تھی۔

(الفضل 22 دسمبر 1925ء)

یہ عظیم الشان مدرسہ احمدیہ کی ابتداء تھی۔ جس نے آئندہ چل کر خدا کے فضل اور امام وقت کی روحانی توجہ کی بدولت برصغیر ہندو پاک میں بڑے بڑے مقتدر علماء پیدا کئے جنہوں نے اکناف عالم میں اشاعت (دین) کی گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ اور اب بھی بفضل اللہ تعالیٰ انجام دے رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دل میں خلافت کے ابتدائی ایام میں یہ تحریک اٹھی تھی کہ حضرت مسیح موعود کی یادگار میں اعلیٰ پیمانہ پر ایک دینی مدرسہ قائم کیا جائے جس میں واعظین اور (مربیان) تیار کئے جائیں 1906ء میں ایک شاخ دینیات مدرسہ تعلیم الاسلام کے ساتھ قائم تھی مگر فنڈز کی کمی کے باعث اس کی حالت نہایت درجہ ناقص تھی۔ لہٰذا حضرت خلیفہ اول کے حکم سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب، حضرت نواب محمد علی خان صاحب، حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب نے یہ تحریک پوری جماعت کے سامنے رکھی اور بتایا کہ اعلیٰ پیمانہ پر مدرسہ چلانے کے لئے عمدہ مکان اور بہترین لائبریری کا ہونا ضروری ہے یہ مدرسہ دنیا میں اشاعت (دین) کا ایک بھاری ذریعہ ہو گا۔ اور حضرت مسیح موعود کی عظیم الشان یادگار رہوگا۔ لہٰذا دوستوں کو اس کے لئے پوری پوری مالی قربانی کرنا چاہئے نیز لکھا اگر کسی کے دل میں خیال پیدا ہو کہ یہ بڑے بھاری اخراجات ہیں......اور قوم ان اخراجات کے بوجھ کو برداشت نہ کر سکے گی تو یہ ایک کمزوری کا خیال ہوگا۔

(تاریخ احمدیت، جلد 4، صفحہ 230)

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی دلی خواہش 1909ء میں پوری ہوئی جب اس درسگاہ کی باقاعدہ بنیاد رکھی گئی اس کا نام مدرسہ احمدیہ رکھا گیا۔ اس کے اول ہیڈ ماسٹر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب قرار پائے اور سپرنٹنڈنٹ مولوی صدرالدین صاحب تھے 1910ء میں اس مدرسہ کا پورا انتظام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے سپرد کیا گیا طلباء کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی گئی آپ نے مدرسہ کی چوتھی جماعت کو اپنے لئے مخصوص کر لیا۔ اور روزانہ تین چار گھنٹے وقت تدریس و تربیت کے لئے

دیتے اس مدرسہ میں داخلہ کا معیار قابلیت مروجہ پرائمری امتحان رکھا گیا اور جو پرائمری پاس نہ ہوں ان کے لئے داخلہ کا امتحان رکھا گیا۔ کم از کم عمر گیارہ سال رکھی گئی اور کم از کم نصاب سات سال مقرر کیا گیا جس کے دو درجے رکھے گئے درجہ ادنیٰ 5 سال اور درجہ اعلیٰ 2 سال جو طالب علم درجہ خاص کے قابل سمجھے جائیں گے اور ان میں سے بعض کو واعظ بنا کر باہر بھیجا جائے گا اور بعض کو مولوی فاضل کرا دیا جائے گا۔ اور جو بطور واعظ باہر بھجوائے جائیں گے ان کے لئے ضروری ہوگا کہ کم از کم ایک سال شفاخانہ میں عملی طور پر طبابت اور جراحی کا کام سیکھیں اور جن طلباء کو مولوی فاضل کے امتحان کے لئے تیار کیا جاوے گا۔ ان کو ایک سال میں مولوی فاضل کی ایسی کتابیں جو نصاب ہفت سالہ میں شامل نہیں ہیں عبور کروائی جائیں گی۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو مارچ 1909ء، صفحہ 133 تا 135 تشحیذ الاذہان، جنوری 1912ء صفحہ 3، 4)

1912ء میں مدرسہ کی چھٹی جماعت اور 1913ء میں ساتویں جماعت بھی کھل گئی اور اس طرح مدرسہ کی کلاسیں مکمل ہوگئیں۔

(رپورٹ صدر انجمن 12-1911ء اور 13-1912ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب 1910ء سے مارچ 1914ء افسر مدرسہ احمدیہ رہے مارچ 1914ء میں جب خلیفۃ المسیح الثانی مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو مدرسہ کا انتظام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے خوش اسلوبی سے سنبھال لیا۔ 1919ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ محسوس کر کے کہ جماعت کی عالمگیر (دعوت الی اللہ) کی ضروریات کو صرف مدرسہ احمدیہ ہی پورا کر سکتا ہے آپ نے پہلی جاری شدہ سکیم پر نظر ثانی کے لئے کمیٹی نامزد فرمائی چنانچہ حضور کے زیر نگرانی مدرسہ کے لئے ایک انقلابی سکیم نافذ کی گئی اس سکیم کے نتیجہ میں، مدرسہ احمدیہ ترقی کرتے کرتے 20 مئی 1928ء کو ایک عربی کالج کی شکل اختیار کر گیا۔ جس نے بڑے بڑے نامور علماء اور (مربیان) پیدا کر کے (اشاعت دین) کی جدوجہد میں شاندار حصہ لیا جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔

(وقف زندگی کی اہمیت و برکات، صفحہ 83 تا 85)

وسط 1937ء میں مدرسہ احمدیہ کا جدید دور شروع ہوا اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب اس کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ آپ تھوڑا عرصہ ہی رہے۔ مگر آپ نے مدرسہ میں متعدد اصلاحات فرمائیں۔ 1944ء میں آپ کی وفات کے بعد مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔

1928ء میں جامعہ احمدیہ کے نام سے ایک مستقل ادارہ کے قیام کے فیصلہ کیا گیا جس کے مطابق مدرسہ احمدیہ کی آخری کلاس جو مولوی فاضل کا امتحان بھی دیتی تھی جامعہ احمدیہ کی پہلی دو کلاسیں قرار دے دی گئیں۔ جماعت (مربیان) کا مختصر تعارف یہ ہے کہ یہ کلاس حضور کے ارشاد پر 1921ء میں جاری ہوئی تھی۔ جس میں سلسلہ کے (مربیان) تیار ہوئے تھے۔ اس کلاس کے واحد استاد حافظ روشن علی صاحب تھے اس کلاس کے چند مشہور طلباء میں مولانا جلال الدین صاحب شمس، مولانا ظہور حسین صاحب، حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب، حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری۔ وغیرہ بھی شامل ہیں جنہوں نے اپنے بزرگوں کی جگہ لی چنانچہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"حضرت حافظ روشن علی صاحب وفات پا گئے تو ......اس وقت اللہ تعالیٰ نے فوراً مولوی ابوالعطاء صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب شمس کو کھڑا کر دیا اور جماعت نے محسوس کیا کہ یہ پہلوں کے عملی لحاظ سے قائمقام ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 5، صفحہ 262)

جامعہ احمدیہ کے پرنسپل حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب تھے اساتذہ میں حضرت حافظ روشن علی صاحب، حضرت مولوی اسماعیل صاحب حلال پوری اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب جیسی عظیم الشان ہستیاں تھیں۔

جامعہ احمدیہ کے دوسرے پرنسپل مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) رہے پھر مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل رہے 1953ء میں جب مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین مقرر ہوئے تو قاضی محمد نذیر صاحب فاضل کا جامعہ احمدیہ کے پرنسپل کے طور پر تقرر رہا۔

20 مئی 1928ء کو جامعہ احمدیہ کا باقاعدہ افتتاح ہوا سیدنا مصلح موعود نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا۔

خدا تعالیٰ کے مامور حضرت مسیح موعود کے ارشاد اور ہدایت کے ماتحت مدرسہ احمدیہ قائم کیا گیا تا کہ اس میں ایسے لوگ تیار ہوں جو ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر کے منشا کو پورا کرنے والے لوگ ہوں بے شک اس مدرسہ سے نکلنے والے بعض لوگ نوکریاں بھی کرتے ہیں مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص ایک ہی کام کا اہل نہیں ہوتا انگریزوں میں سے بہت سے لوگ قانون پڑھتے ہیں مگر لاء کالج سے نکل کر سارے وکالت کا کام نہیں کرتے بلکہ کئی ایک اور کاروبار کرتے ہیں تو اس مدرسہ سے پڑھ کر نکلنے والے کئی ایسے ہوتے ہیں جو ملازمتیں کرتے ہیں مگر یہ اس لئے نہیں بنایا گیا کہ اس سے تعلیم حاصل کرنے والے نوکریاں کریں بلکہ اصل مقصد یہی ہے کہ (مربی) بنیں اب یہ دوسری کڑی ہے کہ ہم اس مدرسہ کو کالج کی صورت میں دیکھ رہے ہیں۔ (دعوت الی اللہ) کے لحاظ سے یہ کالج ایسا ہونا چاہئے کہ اس میں نہ صرف دینی علوم پڑھائے جائیں بلکہ دوسری زبانیں بھی پڑھانی ضروری ہیں ہمارے جامعہ میں بعض کو انگریزی بعض کو جرمنی بعض کو سنسکرت بعض کو فارسی بعض کو روسی بعض کو سپینش وغیرہ زبانوں کی اعلیٰ تعلیم دینی چاہئے کیونکہ جن ملکوں میں (مربیان) کو بھیجا جائے ان کی زبان جاننا ضروری ہے بظاہر یہ باتیں خواب و خیال نظر آتی ہیں مگر ہم اس قسم کی خوابوں کا پورا ہونا بارہا دیکھ چکے ہیں۔ دوسرے لوگوں کو ظاہری باتوں کے پورے ہونے میں جس قدر اعتماد ہے اس سے بڑھ کر ہمیں ان خوابوں کے پورا ہونے کا یقین ہے......ابھی تو ہم اس کی بنیاد رکھ رہے ہیں مدرسہ احمدیہ کے ساتھ بھی (مربیان) کی کلاس تھی۔ مگر اس میں شبہ نہیں کہ ہر چیز اپنی زمین میں ہی ترقی کرتی ہے جس طرح بڑے درخت کے نیچے چھوٹے پودے ترقی نہیں کرتے اسی طرح کوئی نئی تجویز دیرینہ نظام کے ساتھ ترقی نہیں کر سکتی اس لئے جامعہ کے لئے ضروری تھا کہ اسے علیحدہ کیا جائے اور اسے موقعہ دیا جائے کہ اپنے ماحول کے مطابق ترقی کرے آج وہ خیال پورا ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ یہی چھوٹی سی بنیاد ترقی کر کے دنیا کے سب سے بڑے کالجوں میں شمار ہوگی۔

نیز جامعہ احمدیہ کو ان کی اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ "وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں ان کے سامنے عظیم الشان کام اور بہت بڑا مستقبل ہے وہ عظیم الشان عمارت کی پہلی اینٹیں ہیں اور پہلی اینٹوں پر ہی بہت کچھ انحصار ہوتا ہے ایک شاعر نے کہا تھا۔

خشت اول جوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

اگر معمار پہلی اینٹ ٹیڑھی رکھے تو ثریا تک دیوار ٹیڑھی ہی رہے جتنی اونچی دیوار کرتے جائیں اتنی ہی زیادہ ٹیڑھی ہوگی گو کالج میں داخل ہونے والے طالب علم ہیں اور نظام کے لحاظ سے ان کی ہستی ماتحت ہستی ہے لیکن نتائج کے لحاظ سے اس جامعہ کی کامیابی یا ناکامی کے انحصار میں ان کا بڑا دخل ہے۔ یہ تو ہم یقین رکھتے ہیں کہ خدا کے فضل سے سلسلہ کے کام ترقی کرتے چلے جائیں گے مگر ان طلباء کا اس میں بڑا دخل ہے اس لئے انہیں چاہئے کہ اپنے جوش اپنے اعمال اور اپنی قربانیوں سے ایسی بنیاد رکھیں کہ آئندہ جو عمارت تعمیر ہو اس کی دیواریں سیدھی ہوں ان میں کجی نہ ہو۔ ان کے سامنے ایک ہی مقصد اور ایک ہی غایت ہو اور یہ کہ دین کا......ان کا یہی ماٹو ہونا چاہئے ولتکن منکم امۃ ......میرے نزدیک ان آیات کو لکھ کر کالج میں لٹکا دینا چاہئے تا کہ طالب علموں کی توجہ ان کی طرف رہے اور انہیں معلوم ہو کہ ان کا مقصد کیا ہے اور مدعا کیا ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 6، صفحہ 28 تا 30)

1947ء میں جب تقسیم ملک کے بعد قادیان فسادات کی لپیٹ میں آ گیا تو مدرسہ احمدیہ بھی جامعہ احمدیہ کے سٹاف کے ساتھ لاہور آ گیا نئے بدلتے ہوئے حالات دو مستقل اداروں کا چلانا مشکل تھا اس لئے ان کا الحاق کر کے 13 نومبر 1947ء کو لاہور میں ایک مخلوط ادارہ کا اجرا کیا گیا جس میں مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے طلباء جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی زیر نگرانی تعلیم پاتے تھے۔ یہ ادارہ چند دنوں کے بعد پہلے چنیوٹ پھر دو ماہ بعد احمد نگر منتقل کر دیا گیا۔ شروع دسمبر 1949ء میں جامعۃ المبشرین یعنی مبشرین کالج کا اجرا ہوا جس میں جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء کو اشاعت دین کی خصوصی تربیت دی جانے لگی۔ بالآخر 7 جولائی 1957ء کو مدرسہ احمدیہ، جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین تینوں ادارے ایک ہی درس گاہ میں مدغم کر دیئے گئے اور اس درس گاہ کے پہلے پرنسپل سید میر داؤد احمد صاحب مقرر ہوئے اب یہ درس گاہ جامعہ احمدیہ کے نام سے موسوم و مشہور ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تحریک وقف پر لبیک کہتے ہوئے خاصی تعداد واقفین نو کی مہیا ہو جانے پر جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے والے طلباء کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ متوقع ہونے کے پیش نظر جامعہ احمدیہ کی توسیع کا منصوبہ حضور نے منظور فرمایا جس کے مطابق جامعہ احمدیہ کو دو سیکشنز میں تقسیم کیا گیا اور نئی عمارت تعمیر کی گئی۔ جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن محلّہ دارالنصر غربی میں اس جگہ قائم ہوا جہاں پہلے فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ تھا جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن محلّہ دارالبرکات پہلی جگہ پر ہی ہے جہاں 5 کلاسیں ثانیہ تا سادسہ ہیں طلباء درجہ شاہد کا امتحان پاس کرتے ہیں فارغ التحصیل کو بطور مربی میدان عمل میں بھجوا دیا جاتا ہے۔ ان کو ترجمہ و تفسیر قرآن کریم، حدیث و فقہ، موازنہ مذاہب اور کلام کی تعلیم دی جاتی ہے نیز بعض زبانیں بھی پڑھائی جاتی ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ U.K کے موقع پر انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ کے لئے تعلیمی نظام اور نیا نصاب ترتیب دینے کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرمائی جس کو تفصیلی ہدایات سے نوازا۔ چنانچہ انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ کے لئے نصاب کی 1996ء میں منظوری عطا فرمائی جس کا دورانیہ 7 سالہ ہے۔ مختلف ممالک میں جامعات کو یونیفارم کرنے کے لئے یہ نصاب جاری کیا گیا۔

بیرون ممالک سے ایک اچھی خاصی تعداد

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد رضاء اللہ چانڈیو صاحب مربی سلسلہ مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے بیٹے عطاء الحی فراست چانڈیو واقف نو نے چھ سال کی عمر میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 7 جنوری 2014ء کو تقریب آمین کے موقع پر تلاوت و نظم کے بعد محترم قمر الزمان ابڑو صاحب مربی ضلع لاڑکانہ نے عزیزم سے قرآن پاک سنا اور دعا کروائی۔ اس کو قرآن پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ کے حصہ میں آئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم حافظ منظور احمد چیمہ صاحب مربی سلسلہ راہوالی کینٹ ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ راہوالی کینٹ ضلع گوجرانوالہ کے تین اطفال آکاش احمد ابن مکرم محمد وارث صاحب، فیصل طارق ابن مکرم محمد طارق صاحب، سلطان احمد ابن مکرم طلعت احمد چیمہ صاحب نے قرآن کلاسز کے ذریعہ قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت پائی۔ 19 جنوری 2014ء کو جلسہ سیرت النبی ﷺ کے بعد خاکسار نے اطفال سے قرآن کریم سنا اور مکرم محمد احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ راہوالی نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان اطفال کو قرآن کریم پڑھنے اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم وقار احمد اٹھوال صاحب ہاؤسنگ کالونی شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

25 جنوری 2014ء کو بعد نماز مغرب بیت الذکر ہاؤسنگ کالونی میں شہروز عارف ابن مکرم عارف حسین گوپے راء صاحب، امۃ المتین بنت مکرم ملک محمود احمد صاحب، گلشن شیر ساجد ابن مکرم ساجد حسین صاحب مرحوم، لاریب ماجد بنت مکرم ماجد حسین صاحب، قرۃ العین بنت مکرم عاطف حفیظ صاحب اور عدیل عارف ابن مکرم عارف حسین صاحب کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ ان تمام احباب نے قرآن کلاس میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کر لیا ہے اور اس کے علاوہ قصیدہ کے 35، 35، 35 اشعار بھی ترجمہ کے ساتھ یاد کئے۔ خاکسار نے ان تمام بچوں سے باری باری قرآن کریم سنا اور قصیدہ "یا عین فیض اللہ و العرفان" کے اشعار بھی سنے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم شان الحق صاحب سیکرٹری وصایا دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 7 جنوری 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام ذیشان احمد خان تجویز ہوا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم رفیق احمد خان صاحب مرحوم دارالعلوم وسطی ربوہ کا پوتا اور مکرم بشیر احمد صاحب فیکٹری ایریا احمد ربوہ کا نواسہ اور دونوں خاندانوں کی طرف سے رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح خادم دین، خلافت احمدیہ کا سچا وفادار، نافع الناس وجود اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ امۃ الرفیق لبنیٰ سہیل صاحبہ ترکہ مکرمہ خورشید عصمت صاحبہ)

مکرمہ امۃ الرفیق لبنیٰ سہیل صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسارہ کی والدہ محترمہ خورشید عصمت صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 51 بلاک نمبر 22 محلّہ دارالرحمت برقبہ 1 کنال 1 مرلہ 57 مربع فٹ میں سے 10 مرلہ 164.5 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ خاکسارہ اور میری ہمشیرہ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ کا حصہ ہمارے بھائی مکرم رفیق احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ خدیجہ بشریٰ صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرم رفیق احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ امۃ الرفیق لبنیٰ سہیل صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

نکاح

مکرم محمود احمد سلیم سدھو صاحب فیکٹری ایریا سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ صوفیہ محمود سدھو صاحبہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 5 فروری 2014ء کو بیت مبارک میں مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب نے مکرم ناصر محمود طاہر صاحب دارالیمن شرقی صادق کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ دلہن مکرم ماسٹر چوہدری نصر اللہ خان صاحب آف داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ کی نواسی اور مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب ٹھروہریاں ضلع سیالکوٹ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے اور بچی اور بچے دونوں کیلئے راحت کا موجب ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری امتیاز احمد وڑائچ صاحب کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ مکرمہ خالدہ شاہد صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری شاہد محمود صاحب آف کلیار ٹاؤن سرگودھا مورخہ 9 جنوری 2014ء کو بقضائے الٰہی مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ آپ مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب وڑائچ کی بیٹی اور حضرت چوہدری حاکم علی صاحب آف 9 چک پنیار رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے تھیں۔ آپ دیندار، خوش اخلاق اور لجنہ کی فعال کارکنہ تھیں۔ 21 سال تک سیکرٹری دعوت الی اللہ اور سیکرٹری ناصرات کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ دسمبر 2013ء میں قادیان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت ملی۔ قادیان سے واپس آتے ہی برین ہیمبرج ہوا۔ جس سے جانبر نہ ہو سکیں۔ لاہور ایک ہسپتال میں زیر علاج تھیں وہیں وفات ہوئی اور اسی روز 9 جنوری 2014ء کی رات جنازہ دارالضیافت لایا گیا۔ خاکسار کینیڈا سے وفات سے قبل پاکستان پہنچ گیا تھا اور بڑے بھائی مکرم خالد اقبال وڑائچ صاحب آف جرمنی کی پاکستان آمد پر مورخہ 11 جنوری کو بیت المبارک میں بعد نماز ظہر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ دین سے انتہائی عقیدت رکھنے والی، ملنسار، مہمان نواز اور خوش مزاج خاتون تھیں۔ بچوں اور شوہر نے بہت خدمت کی۔

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم فروری 2014ء کو بیت الفضل لندن میں بوقت 10:30 بجے صبح مرحومہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحومہ نے سوگواران میں شوہر کے علاوہ دو بھائی، دو بیٹے مکرم حسن شاہد صاحب زیر تعلیم لاء کالج، مکرم محسن شاہد صاحب مقابلہ کے امتحان کی تیاری اور بیٹی مکرمہ رشیقہ شاہد صاحبہ (بی ایس سی) یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کے درجات بلند کرتے ہوئے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم اشتیاق احمد صاحب صدر جماعت گوٹھ غلام محمد ضلع عمر کوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بھانجا دانش احمد ولد مکرم بشارت احمد صاحب آف گوٹھ غلام محمد ضلع عمر کوٹ حال مقیم کوٹری مورخہ 27 جنوری 2014ء کو گردن توڑ بخار اور دماغ میں پانی کی وجہ سے جناح ہسپتال کراچی میں بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر 11 سال تھی پانچویں کلاس کا طالب علم تھا اور اپنی کلاس میں پہلی پوزیشن پر آتا تھا مرحوم پانچ وقت کا نمازی تھا اور قرآن پاک کا دور مکمل کر کے ترجمۃ القرآن شروع کیا تھا مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 27 جنوری 2014ء کو پانچ بجے مکرم محمد آصف طاہر صاحب مربی سلسلہ نے گوٹھ غلام محمد میں ہی پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم طاہر احمد بشیر صاحب معلم سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے والدین کے علاوہ ایک بھائی اور بہن کو سوگوار چھوڑا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، مغفرت کا سلوک کرے درجات بلند کرے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 1 داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات

منتخب امیدواران کی لسٹ 11 جون کو ادارہ میں لگائی جائے گی۔ منتخب امیدواران کے والدین سے میٹنگ 12 جون کو ہوگی۔

نوٹ: (1) بیرون ربوہ طالبات کو رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ (2) انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں دی جائے گی۔ (3) اس سال سے مدرسۃ الحفظ میں داخلہ جات کے وقت داخلہ فارم ادارہ میں جمع کرواتے وقت بچوں کے حفاظتی ٹیکوں کے کارڈ بھی دیکھے جائیں گے۔ (پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جا سکتی ہے

2:45 pm	انڈونیشین سروس
3:45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 فروری 2014ء
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	کچھ یادیں کچھ باتیں
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:25 pm	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ جرمنی

21 فروری 2014ء

5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:15 am	حضور انور کا کانگریس یو ایس اے میں خطاب یکم جولائی 2012ء
7:35 am	جاپانی سروس
8:40 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	جلسہ سالانہ یو ایس اے یکم جولائی 2012ء
1:05 pm	سرائیکی سروس
1:30 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی و فقہی مسائل
4:45 pm	تلاوت قرآن کریم
5:00 pm	قرآن سب سے اچھا
5:30 pm	درس حدیث
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:15 pm	یسرنا القرآن
7:35 pm	Shotter Shondhane
8:50 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 فروری 2014ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:20 pm	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یو ایس اے

22 فروری 2014ء

12:35 am	ریئل ٹاک
1:35 am	دینی و فقہی مسائل
2:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 فروری 2014ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:40 am	یسرنا القرآن
5:50 am	خطاب حضور انور جلسہ سالانہ یو ایس اے
7:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 فروری 2014ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:25 am	الترتیل
11:50 am	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ جرمنی
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال و جواب

ربوہ میں طلوع وغروب 15۔فروری

طلوع فجر	5:29
طلوع آفتاب	6:49
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:57

ایم ٹی اے کے آج کے اہم پروگرام

15 فروری 2014ء

1:25 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 فروری 2014ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
6:05 am	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یو ایس اے
7:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 فروری 2014ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ یو کے 23 جولائی 2011ء
1:55 pm	سوال و جواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 فروری 2014ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
8:05 pm	حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
11:30 pm	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ

داخلہ برائے 6th، 9th کلاس 2014-15

کلاس 5th اور 8th کے سالانہ امتحان میں شامل ہونے والے طلباء کے لئے اگلی کلاسز میں داخلہ کیلئے یکم مارچ تا 26 مارچ 2014ء فری کوچنگ کلاسز ہوں گی۔ 27 مارچ کو ان کلاسز کا ٹیسٹ ہوگا۔ صرف کامیاب طلبہ کو داخلہ ملے گا۔ مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں۔

پرنسپل سٹی پبلک سکول

دار الصدر جنوبی ربوہ Ph:0476214399

جینٹس لیڈیز اور چلڈرن۔ جدید اور معیاری ورائٹی کے لئے

سروس شوز پوائنٹ

اقصیٰ روڈ ربوہ 047-6212762

/servisshoespointrabwah

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works

Manufacturers:

Paper, Chip Board and Tanneries Rolls

Marketing Managing Director:

Mujeeb-ur-Rehman 0345-4039635

Naveed ur Rehman 0300-4295130

Band Road Lahore.

"داخلہ نرسری کلاسز 2014ء"

الصادق اکیڈمی ربوہ

الصادق اکیڈمی ربوہ میں جونیئر و سینئر نرسری میں داخلہ مورخہ 16 فروری 2014ء سے شروع ہوگا۔ جو کہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔

جونیئر نرسری میں داخلہ کے لئے عمر 31 مارچ 2014ء تک اڑھائی سال سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری کلاس کے لئے عمر ساڑھے تین سال سے ساڑھے چار سال ہوگی۔

داخلہ فارم الصادق اکیڈمی (ملحقہ مدرسۃ الحفظ) سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفکیٹ کی دو تصدیق شدہ فوٹو کاپیز منسلک کریں۔

منیجر الصادق اکیڈمی

6214434,6211637

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے

احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد

صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ 041-2614838

شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ 041-8549093

ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن

بی ڈی ایس (پنجاب) بی ایس سی۔ 0300-9666540

Hoovers World Wide Express

کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں

جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکج

72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے

پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے

بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری

شاپ نمبر 25 جویری سنٹر ملتان روڈ چوبرجی لاہور

0345 / 0321 4866677

0333-6708024,042-37418584

زود جام عشق مردانہ طاقت کی مشہور دوا

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

NASIR ناصر

PH:047-6212434,6211434

فاتح جیولرز

www.fatehjewellers.com

Email:fatehjeweller@gmail.com

ربوہ فون نمبر: 0476216109

موبائل 0333-6707165

ٹرینڈ پلس لیڈیز بوتیک

لیڈیز سوٹ، کرتے، ٹراؤزر، پلازو، ٹائٹس، بچگانہ سوٹ، نئی دکان، نہایت مناسب دام

نیز اب بیرون ملک رہنے والے ربوہ سے آن لائن شاپنگ کر سکتے ہیں، گارمنٹس، برقعہ، ٹوپیاں، انگوٹھیاں ادویات گفٹ سروس اور بے شمار سروسز اور انفارمیشن

فون: 0476212287

موبائل: 03125351755

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

www.rabwahonline.com

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ

PE

نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ

پی وی سی لائننگ، فائبر لائننگ

پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد

37 دل محمد روڈ لاہور۔ فون نمبر: 0300-4280871,0333-4107060,042-37247741

FR-10